الدرس السابع — ساتواں درس

عام الحزن — غموں کا سال

شدید ترین بیماری حضرت ابو طالب کے جسم میں سرایت کر گئی، اس طرح آپ ﷺ کے چچا صاحب فراش ہو گئے، چند ہی دن گذرے تھے کہ موت کی ہچکیوں نے آگھیرا، حضور اکرم ﷺ ان کے سرہانے بیٹھ کر مرنے سے پہلے پہلے "لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ" کے اقرار کا مطالبہ کرتے رہے، لیکن دوسرے کافر رشتہ دار بالخصوص ابو جہل انہیں اسلام قبول کرنے سے منع کرتے رہے، یہ لوگ کہہ رہے تھے، کیا تو آباء واجداد کے دین کو چھوڑ رہا ہے؟ کیا تو عبد المطلب کی ملت سے منہ موڑ رہا ہے؟ یہ لوگ اسی طرح انہیں کوستے رہے حتی کہ شرک پر ہی ابو طالب کی وفات ہوئی، حضور اکرم ﷺ کو حضرت ابو طالب کی وفات کا شدید رنج ہوا اور اس لئے بھی کہ اُن کی وفات شرک پر ہوئی تھی، ابو طالب کی وفات کے دو ہی ماہ بعد حضرت خدیجہ دارفانی سے کوچ کر گئیں، جس کا حضور اکرم ﷺ کو بے انتہا افسوس اور رنج ہوا، نتیجۃً ان دونوں کی وفات کے بعد کافروں کی طرف سے آپ کی ایذا رسانی بہت بڑھ گئی۔

الرسول في الطائف — طائف کا سفر

جب قریش کی سرکشی، فرعونیت، اور مسلمانوں کو ایذا رسانی کا معاملہ بہت بڑھ گیا، تو حضور اکرم ﷺ نے طائف جانے کا پروگرام بنایا کہ شاید اللہ تعالی انہیں ہدایت عطا کر دے، طائف کا سفر کچھ آسان معاملہ نہیں تھا، ایک طرف تو اونچے اونچے پہاڑوں میں گھرا ہونے کی وجہ سے طائف تک کا راستہ انتہائی مشکل تھا، دوسری طرف اہل طائف کی طرف سے استقبال اور دعوت کے مقابلے میں جواب انتہائی تکلیف دہ تھا، ان لوگوں نے آپ کی بات پر کان نہیں دھرے بلکہ بُری طرح دھتکار دیا، اور آپ کے پیچھے اوباش بچوں کو لگا دیا، ان بچوں نے آپ کو اس قدر پتھر مارے کہ خون بہہ بہہ کر آپ کی ایڑھیاں مبارک خون آلود ہو گئیں۔ انہی مشکل حالات میں آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ واپسی کا فیصلہ فرمایا، آپ سخت پریشان اور غمگین تھے، اسی حال میں جبریل امین پہاڑوں کے فرشتے سمیت تشریف لائے، حضرت جبریل نے کہا: إِنَّ اللہَ بَعَثَ إِلَیْکَ مَلَکَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَہُ بِمَا شِئْتَ "اللہ تعالی نے پہاڑوں کے فرشتے کو آپ کی طرف بھیجا ہے آپ اسے جو چاہیں حکم کریں"۔ پہاڑوں کے فرشتے نے کہا: يَا مُحَمَّدُ! إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ "اے محمد! اگر آپ پسند کریں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو اس قوم پر اکٹھا کر دوں؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللہُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللہَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا "بلکہ میں تو یہ یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالی ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو صرف ایک اللہ تعالی کی عبادت کریں گے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے"۔ [بخاری ۳۲۳۱ و مسلم ۱۷۹۵]. حالانکہ آپ ﷺ کو ان لوگوں کی طرف سے شدید تکلیف پہنچ چکی تھی پھر بھی آپ نے اپنی قوم کے حق میں صبر اور شفقت کا مظاہر فرمایا۔

انشقاق القمر — چاند دو ٹکڑے ہو گیا

مشرکین مکہ مسلسل حضور اکرم ﷺ سے معجزات دکھانے کے بارے میں اصرار کرتے رہتے تھے کہ جن کو دیکھ کر انہیں آپ کی صداقت کا یقین آجائے، اور یہ مطالبہ بار بار ہو چکا تھا، ایک دفعہ انہوں نے مطالبہ کر دیا کہ آپ چاند کو دو ٹکڑے کر دکھائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اللہ تعالی سے دعا کی، تو اللہ تعالی نے معجزے کو ظاہر کر دکھایا اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا، قریش نے یہ نشانی دیر تک دیکھی اس کے باوجود ایمان نہیں لائے، بلکہ کہنے لگے محمد نے ہم پر جادو کر دیا ہے، ایک آدمی نے کہا: "اگر محمد نے تم پر جادو کیا ہے تو سب لوگوں پر تو جادو نہیں کر سکتا"، تو قریشی باہر سے آنے والوں کی خبر کا انتظار کرنے لگے، جب باہر سے مسافر لوگ آئے اور قریشیوں نے واقعہ کی تصدیق چاہی تو انہوں نے جواب دیا، ہاں! ہم نے یہ ماجرا دیکھا ہے، ایسی روشن مثال اور نشانی دیکھنے کے باوجود بھی قریشیوں نے انکار کیا اور اپنے کفر پر ڈٹے رہے۔